سید عابد علی عابد بطور اقبال شناس

ثریا پروین
ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر، تحصیل دریا خان، ضلع بھکر

SYED ABID ALI ABID AS IQBAL SCHOLAR

Surrayya Perveen
DDEO, Darya Khan, Bhakhar

Abstract

Allama Iqbal was a genius poet. He has been inspiring generation over generation through his matchless poetry and thought. Range of his area of interest is so vast that it requires immense knowledge to write or speak on his verse and thought. A number of Iqbal scholars came forward to offer interpretation of his verse. Syed Abid Ali Abid is one of them. Syed Abid dedicated his life and expertise to spread the message of Iqbal and promote his verse. He wrote books, articles and delivered lectures on Iqbal's poetry and thought. The article focuses Syed Abid Ali Abid's services in the field of Iqbal Studies.

Keywords:

علامہ اقبال، سید عابد علی، سلیم اختر، شیما مجید، لاہور، بزم اقبال، جاوید نامہ، شعر اقبال، نقائس اقبال، محاسن کلام غالب

آج اقبال پر تحقیق کے بہت سے نئے درواہو چکے ہیں مگر ان کے فن اور شخصیت کے وہ گوشے جو ان کے معاصر محققین اور نقادوں نے بیان کیے ہیں وہ بعد کے تحقیق کاروں کے لیے آج بھی مشعل راہ ہیں۔عابد علی عابد کا شمار ایسے اقبال شناسوں میں ہوتا ہے جنھیں ان سے شرف ملاقات حاصل ہے۔انھوں نے اقبال کا چشم ظاہر بیں سے نظارہ کیا،ان کی شخصیت کو اپنے دل باطن فگار میں اتارا اور رگوں میں لہو کے ساتھ رواں دواں کیا۔

بطور اقبال شناس ایک طرف تو وہ سیکڑوں لیکچر تھے جو سید عابد علی عابد نے اپنے شاگردوں کو دیے اور کلام اقبال کی باریکیوں کو بڑی مہارت سے طلبہ کے ذہن نشین کرایا تو دوسری طرف اقبال پر ان کی دو کتابیں اور بیسوں مضامین ہیں۔اقبال کے حوالے سے ان کے چار مضامین ان کی کتاب "انتقاد" میں بھی شامل ہیں۔آپ، رسالہ "صحیفہ" کے بھی برسوں مدیر رہے۔"صحیفہ" کا عابد نمبر بھی شائع ہوا۔اقبال کے فن وفکر پر تحریر کردہ آپ کے تمام مقالات شیما مجید نے اپنی مرتب کردہ کتاب "نقائس اقبال" میں شامل کیے ہیں جسے ۱۹۹۰ء میں اقبال اکادمی لاہور نے شائع کیا تھا۔ پروفیسر حمید احمد خان، سید عابد علی عابد کے کام کا تعارف کچھ اس انداز سے کراتے ہیں:

> "سید عابد علی عابد نے زندگی کے آخری سولہ برس مجلس ترقی ادب اور بزم اقبال کے لیے گراں قدر علمی و ادبی خدمات انجام دینے میں بسر کیے۔وہ برسوں مجلّہ "صحیفہ" کے مدیر رہے۔مجلس کی مطبوعات کے لیے انھوں نے دیباچے، مقدمے اور پُر از معلومات حواشی لکھے۔انگریزی سے "میراث ایران" کا ترجمہ کیا۔اچھے شعر کی خوبی کے بیان میں جو فراست انھیں حاصل تھی اس کا پورا لطف انھوں نے "شعر اقبال" اور "تلمیحات اقبال" کی تصنیف میں صرف کیا۔عملی تنقید سے قطع نظر، مغربی اور مشرقی ادبیات کو پرکھنے کے معاملے میں انھیں بہت زیادہ سلیقہ تھا۔"(۱)

ان کی کتاب "تلمیحات اقبال" بزم اقبال لاہور نے ۱۹۵۹ء میں شائع کی۔یہ ایک ضخیم کتاب ہے، جس میں اقبالؒ کے اردو اور فارسی کلام میں آنے والی تمام تلمیحات کا تعارف و تحقیقی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔اس ترتیب میں حصہ اردو میں بانگ درا، ضرب کلیم، ارمغان حجاز (حصہ اردو) اور بال جبریل اور فارسی کے حصے میں زبور عجم، پیام مشرق، جاوید نامہ، پس چہ باید کرد، ارمغان حجاز (حصہ فارسی)، مثنوی مسافر، اسرار خودی اور رموز بے خودی کی تلمیحات شامل ہیں۔ہر کتاب کی تلمیحات کو منتخب کر کے حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دے کر ان کی توضیح کی گئی ہے اور ہر تلمیح کی اشاراتی، استعاراتی اور خیال افروزی کی صفت کو بخوبی واضح کیا گیا ہے۔

تلمیحات سے عدم واقفیت عام قاری کے لیے شاعری کو مشکل اور دشوار بنا دیتی ہے۔ سید عابد علی عابد کو قارئین اور اقبالیات کے طلبہ کی اس دشواری کا اندازہ تھا چنانچہ انھوں نے برسوں محنت کی۔ ایک ایک تلمیح کی وضاحت کی تب یہ ضخیم کتاب وجود میں آئی۔ کتاب کے مطالعے سے ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ اس کتاب کی تیاری میں کتنی محنت کی گئی ہے اور سید صاحب کو کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہو گا۔ اسی پس منظر میں مرزا ادیب نے ''تلمیحات اقبال'' کو معلومات کا ایک بیش بہا خزانہ قرار دیا اور عابد علی عابد کے کام کی تعریف کرتے ہوئے لکھا:

> ''اس موضوع پر وہ قلم اٹھا سکتا تھا جو فارسی، عربی اور اردو کے کلاسیکی ادب کا بڑا گہری نظر سے مطالعہ کر چکا ہو۔ عابد صاحب نے اس ذمہ داری کو قبول کیا ہے اور حق یہ ہے کہ حق ادا کر دیا ہے۔ ''تلمیحات اقبال'' میں صرف تاریخی شخصیتوں اور واقعات کی تشریح ہی نہیں ملتی بلکہ مصنف نے ایسے واضح اشارات بھی کر دیے ہیں، جن سے پڑھنے والوں کی ایسی معلومات میں متعلقہ اشخاص و واقعات کے بارے میں اضافہ ہوتا ہے جو پس منظر کا کام دے سکتی ہیں۔'' (۲)

عابد علی عابد کی دوسری کتاب ''شعر اقبال'' بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ یہ کتاب ۱۹۶۴ء میں بزم اقبال لاہور نے شائع کی۔ یہ کتاب کلام اقبال کی تشریح و توضیح ہے جس میں اس کے محاسن اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کتاب میں فکر اقبال کے پس منظر میں موجود مخصوص ذہنی رجحانات کو سامنے رکھتے ہوئے ابتدائی تخلیقی عوامل سے لے کر یورپ کے سفر، احساس تنہائی، وطنیت کے مغربی تصور سے گریز، شعر کی غایت اور حدود کے تعین، عجمی تصوف کے بعض عناصر کے خلاف احتجاج اور رسول پاک ﷺ سے عقیدت جیسے عوامل کا مطالعہ دقت نظری سے کیا گیا۔ اس کتاب کا تعارف کراتے ہوئے ڈاکٹر سلیم اختر لکھتے ہیں: ''شعر اقبال'' اقبال پر چند بہت ہی اچھی کتابوں میں سے ہے اور بلاشبہ اسے اقبال شناسی میں اضافے کا موجب قرار دیا جا سکتا ہے۔ ''شعر اقبال'' کا ضمنی عنوان ہے ''اقبال کے شعور تخلیق کا جائزہ'' اور یہی تمام کتاب کی روح اور بنیاد ہے۔ کتاب تین اجزا میں منقسم ہے۔ جز اوّل میں ہندوستان کا سماجی اور تمدنی پس منظر مہیا کیا گیا ہے تاکہ ان تمام شعری روایات کے بھی سراغ لگائے جا سکیں جو اقبال کے وقت تک مسلمات کا درجہ اختیار کر چکی تھیں۔ اس کے بعد ابتدائی تعلیم و تربیت، محفل احباب، داغ اور اردو کی شعری روایات کا جائزہ لیا گیا اور پھر ان کے پس منظر میں ''ابتدائی عوامل تخلیق اور ان کے اثرات کا سلسلہ'' اور اس سے وابستہ نفسی تغیرات کی تحلیل کی گئی ہے۔ جز دوم میں ''اقبال کا یورپ کا سفر اور فکر انقلاب'' کا بڑی تفصیل سے محاکمہ کیا گیا ہے۔ جز سوم در حقیقت اصل کتاب کی روح ہے کہ اس میں عابد نے اقبال کے شعور تخلیق کا ابلاغ و اظہار کا تجزیاتی مطالعہ کرتے ہوئے

خاص طور پر کلام اقبال میں ''مطابقت الفاظ ومعنی'' علائم ورموز اور صنعت گری پر روشنی ڈالی ہے۔یہی نہیں بلکہ صنعت گری کے تشکیلی عناصر، یعنی تشبیہات و استعارات محسنات شعر، خیال افروزی اور ایجاز وحذف کو بطور خاص اجاگر کیا ہے۔دیکھا جائے تو یہ تمام موضوعات ومباحث قطعی نئے نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود قدم قدم پر عابد کے تخلیقی ذہن اور کامیاب تشریحات کا اندازہ ہوتا رہتا ہے۔(۳)

''شعر اقبال'' کی ایک اہم خوبی کلام اقبال کا فکری وفنی مطالعہ ہے۔سید عابد علی عابد سے قبل کلام اقبال کی فنی خوبیوں کی طرف زیادہ توجہ نہیں کی گئی تھی۔انھوں نے کلام اقبال کا فنی مطالعہ بڑی دقت نظر سے کیا ہے۔ان کے کام کو دیکھ کر بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ وہ نہ صرف فارسی زبان وادب کا گہرا مطالعہ رکھتے ہیں بلکہ مشرقی تنقیدی مباحث اور ادبی روایات بھی ان کے تنقیدی شعور کا حصہ ہیں۔ڈاکٹر عبدالرؤف شیخ اس حوالے سے لکھتے ہیں:

> '' شعر اقبال' کا تیسرا حصہ جس میں اقبال کی شاعری کا فنی نقطہ نظر اور جمالیاتی اقدار کے حوالے سے مطالعہ کیا گیا ہے اس کا بین ثبوت ہے۔معانی، بیان، بدیع کی روشنی میں جو توضیحات کی گئی ہیں وہ کسی طور پر مشرق کی متروک علوم شعریہ کا اثاثہ معلوم نہیں ہوتیں بلکہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شعر کی جمالیاتی قدر کا تعین ان علوم کے شعور کے بغیر ممکن ہی نہیں اور بلاغت کے تمام روایتی مباحث ''شعر اقبال'' میں نئی روشنی اور توانائی کے ساتھ آئے ہیں بلکہ میں یہ کہنے کی جسارت کروں گا کہ عابد کی کتب انتقاد، اصول انتقاد ادبیات، اسلوب، البدیع، البیان اور خاص طور پر ''شعر اقبال'' ایک نظام تنقید کا حصہ ہیں جس کی بنیادی غایت یہ ہے کہ اعلیٰ فن پارے کا مطالعہ کیسے کیا جائے؟''(۴)

''شعر اقبال'' اقبال پر لکھی جانے والی کتابوں میں اہم ترین کتاب شمار ہوتی ہے۔عابد علی عابد نے اقبال پر عملی تنقید کے لیے صنائع بدائع اور دیگر فنی پہلوؤں کا منفرد راستہ اپنایا۔کلام اقبال کے لطیف نکات کی وضاحت کی اور جس طرح اقبال اپنے کلام میں چابکدستی سے صنائع بدائع استعمال کرتے ہیں، عابد علی عابد نے ان کی وضاحت میں وہی ہنر مندی دکھائی۔پروفیسر نظیر صدیقی ''شعر اقبال'' کے متعلق لکھتے ہیں:

> ''یہ اس اقبال کا مطالعہ نہیں جو ایک فلسفی شاعر ہے۔یہ کتاب دراصل اقبال کی شاعری کے بعض فنی پہلوؤں کا مطالعہ ہے جس سے ان کی فنکارانہ عظمت متعین ہوتی ہے۔ان کی یہ کتاب تشریحی اور توضیحی تنقید کی ایک مثال ہے۔''(۵)

''نفائس اقبال'' سید عابد علی عابد کی اقبال پر تیسری کتاب شمار کی جاتی ہے ۔اسے شیما مجید نے مرتب کیا ہے اور یہ ان مقالات کا مجموعہ ہے جن کا تعلق حضرت علامہ کے فکر وفن سے ہے ۔اس کا دیباچہ ''چند لفظ'' کے نام سے پروفیسر شہرت بخاری نے تحریر کیا ہے ۔فہرست مضامین میں چند گزارشات، دو ملاقاتیں، اقبال اور مقام رسالت، اقبال کے کلام میں، مطابقت الفاظ ومعانی، اقبال اور فنون لطیفہ، شکوہ ۔ایک سلسلہ خیال کا تجزیہ، کلام اقبال میں لالے کی علامتی حیثیت، بابا طاہر عریاں اور اقبال، اقبال کے کلام میں رباعی کی اہمیت، اقبال اور عطار اور ابلیس کی مجلس شوریٰ شامل ہیں ۔پروفیسر شہرت بخاری اس کتاب کے مشمولات کے متعلق ''حرف چند'' میں عابد علی عابد کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''علامہ اقبال پر ان کی گراں قدر تصنیف ''نفائس اقبال'' ان کی بالغ نظری اور استادانہ مہارت کا شہکار ہے ۔اس مجموعہ کے متعدد مقالات بھی علامہ اقبال کی شاعری ان کے فن اور فکر وفلسفہ پر سید عابد علی عابد کے گراں قدر خیالات کو منعکس کرتے ہیں ۔''(٦)

بطور نقاد سید عابد علی عابد کا مقام ومرتبہ بہت بلند ہے ۔ادبی تنقید میں ان کی کتب انتقاد، اصول انتقاد ادبیات، اسلوب، البدیع اور دوسری کتب ان کی بے مثل مہارت اور استناد کا ثبوت ہیں ۔اسی طرح بطور ماہر اقبالیات مذکورہ تینوں کتب ان کے مقام کی رفعت شان کی گواہ ہیں ۔''نفائس اقبال'' میں مشمولہ مقالات پر مغز بھی ہیں، پر تاثیر بھی اور سید عابد علی عابد کی تنقیدی بصیرت ونکتہ سنجی کا اظہار بھی ہیں ۔اس حوالے سے پروفیسر مرزا منور لکھتے ہیں:

> ''سید عابد علی عابد شعر کے باب میں صرف نکتہ رس ہی نہ تھے، نکتہ طراز بھی تھے ۔شعر کی جن جن نفاستوں پر ان کی لطافت مآب نظر پڑتی تھی اور پھر وہ جس خوبصورت انداز میں ان گریز پا لطافتوں کو بیان کرتے تھے ہم شاگرد سوچتے رہ جاتے تھے کہ آیا خود شاعر کوشش کر کے بھی اپنی تخلیق میں یہ معنوی، رمزی، ایمائی، ترکیبی، تشبیہی، ترکیبی، ترصیعی، صوتی، بحری، قافیائی، ردیفی، رنگی وآہنگی سحر آفریں عناصر جمال تلاش کر سکے گا ۔میری اس فریاد کو وہی خوش قسمت اہل نظر سمجھ سکتے ہیں جن کو حضرت عابد یا ان جیسے کسی بزرگ کی شاگردی کا شرف میسر رہا ہے یا جن کو ان کی محفل دلنواز میں بار پانے کا افتخار حاصل رہا ہے ۔وقت کے ساتھ ساتھ حضرت عابد شعر کی شناخت اور دریافت کے ضمن میں صاحب وجدان ہوتے چلے گئے تھے ۔''(٧)

عابد علی عابد کی عظمت کا اعتراف خود اقبالؒ کی عظمت کا اعتراف بھی ہے ۔ڈاکٹر سلیم اختر لکھتے ہیں:

''عابد نے اقبال کے مطالعے میں جس پہلو پر بھی خصوصی زور دیا، اسے اپنی علمیت اور وسعت مطالعہ کی بنا پر کامیابی سے اجاگر ہی نہ کیا بلکہ اس پہلو سے وابستہ باریک سے باریک جزئیات کو بھی نظر انداز نہ کیا۔ نتیجے میں اقبال کی صنعت گری کی تشریح اور فنی محاسن کی توضیح میں بلاشبہ عابد حرف آخر ہے۔''(۸)

پروفیسر شہرت بخاری تو عابد علی عابد کو زندوں میں شمار کرتے ہیں ۔بڑے لوگ اپنے کاموں کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں ۔موت ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ بقول احمد ندیم قاسمی مر کر بھی رائیگاں نہیں ہوتے بلکہ گرد کارواں بن جاتے ہیں اور افکار کے پھولوں کی صورت زندہ رہتے ہیں'' عابد علی کو مرحوم نہ کہو ۔اس سے فیض حاصل کرو۔اس کے سامنے دوزانو، ادب کے ساتھ بیٹھو۔'شعر اقبال' پڑھو،'نفائس اقبال' پڑھو، کیا اقبال کو صرف الفاظ کے معنی کے ذریعے سمجھ لینا کافی ہے۔کیا اقبال کے شعر کو کسی مدرس کے ذریعے پڑھ لینا کافی ہے، نہیں، اقبال کو جب تک اپنے دل میں نہیں اتارو گے، جب تک اسے اپنی رگوں میں لہو کے ساتھ رواں دواں نہیں کرو گے، اقبال تم سے قریب نہیں آئے گا ۔وہ تم سے محبت نہیں کرے گا اور جب محبت نہیں کرے گا تو پھر جو روشنی تمھارے دل و دماغ کو آسودگی دے سکتی ہے اور جس کی گدائی کے لیے تم اس کے دروازے پر کشکول لیے حاضر ہو، وہ روشنی تم کو نہیں ملے گی ۔سچ مچ نہیں ملے گی ۔تصوف کے مقامات بغیر مرشد کے طے نہیں ہوتے ۔ان چند خوش نصیبوں میں ایک استاد الاساتذہ پروفیسر عابد علی عابد ہیں۔''(۹)

شیما مجید نے ''نفائس اقبال' 'مرتب کی ۔وہ اور بھی کئی ادبی اور تنقیدی کتب مرتب کر چکی ہیں ۔وہ خود صاحب اسلوب ہیں اور گہری بصیرت کی حامل سکالر ہیں ۔وہ ''نفائس اقبال'' کے دیباچے میں عابد علی عابد کے متعلق لکھتی ہیں کہ ''سید عابد علی عابد ایک شاعر، ممتاز ماہر تعلیم، بلند پایہ نقاد اور ماہر اقبالیات تھے۔متعدد کتب کے انھوں نے تراجم بھی کیے۔ وہ ان لوگوں میں سے تھے جنھوں نے علامہ اقبال سے شرف ملاقات بھی حاصل کیا۔تلمیحات اقبال اور شعر اقبال ان کے دو ایسے ممتاز کارنامے ہیں جو اقبالیات کے ایک مستند نقاد اور محقق کی حیثیت سے ان کی پہچان کراتے ہیں۔''(۱۰)

عابد علی عابد کا ادبی مقام و مرتبہ متعین کرتے ہوئے ڈاکٹر عبدالرؤف شیخ لکھتے ہیں:

''اردو تنقید میں عابد کا نام اس لحاظ سے بھی ہمیشہ قابل ذکر رہے گا کہ جب ترقی پسند تحریک کے زیر اثر ادب کو خالص معاشرتی ، سیاسی ، تاریخ اور اقتصادی تناظر میں دیکھا جانے لگا اور ادب کو فنی نقطہ نگاہ سے پرکھا جانا معیوب سمجھا جانے لگا تو عابد نے ادب کو پرکھنے کے لیے

فنون لطیفہ کے معیار کو بنیادی اہمیت دی۔یعنی اس نے شعروادب کو جمالیاتی معیار نقد سے پرکھا۔اس سلسلہ میں ''شعر اقبال'' اور''اسلوب''معرکتہ الآرا تصانیف ہیں ۔اس انداز کی کتابیں اردو میں آج تک نہیں لکھی گئیں۔''(۱۱)

اس تمام تر پس منظر میں سید عابد علی عابد اقبال شناسوں کے جھرمٹ میں ایک ایسا قطبی ستارہ ہے جو سب سے نمایاں ہو کر چمک رہا ہے ۔انھیں اقبال شناسی میں وہی مقام حاصل ہے جو غالبیات میں عبدالرحمٰن بجنوری کا ہے جنھوں نے غالب پر تبصرے کا نیا رنگ ڈھنگ نکالا اور''محاسن کلام غالب'' لکھ کر غالبیات کے مطالعہ میں شہرہ آفاق حیثیت حاصل کی ۔اقبالیات میں سید عابد علی عابد کا کام بھی اسی طرح منفرد اور جداگانہ حیثیت کا حامل ہے۔

☆☆☆☆☆

حوالے

۱۔حمید احمد خان (پروفیسر)، ذکر عابد مشمولہ صحیفہ عابد نمبر، لاہور، مجلس ترقی ادب ۱۹۷۱ء، ص ۱۱۹

۲۔میرزا ادیب، مطبوعہ صحیفہ عابد نمبر، ایضاً ص ۲۱۱۔۲۱۲

۳۔سلیم اختر (ڈاکٹر)، اردو میں نوکلاسیکی تنقید کا احیاء، مطبوعہ صحیفہ عابد نمبر، لاہور مجلس ترقی ادب، ۱۹۷۱ء، ص ۱۱

۴۔عبدالروف (ڈاکٹر، شیخ)، سید عابد علی عابد، شخصیت اور فن، لاہور، بزم اقبال، ۱۹۹۳ء، ص ۳۹۹

۵۔نظیر صدیقی، مضمون بعنوان "سید عابد علی عابد۔ معلم۔نقاد" مشمولہ "صحیفہ، عابد نمبر"، ایضاً ص ۱۲۰

۶۔عابد علی عابد، نفائس اقبال (مرتبہ شیما مجید) حرف چند از پروفیسر شہرت بخاری، لاہور، اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۹۰ سرورق

۷۔ایضاً ص ۵

۸۔سلیم اختر (ڈاکٹر)، اردو میں نوکلاسیکی تنقید کا احیاء، مطبوعہ صحیفہ عابد نمبر ص ۳۵

۹۔عابد علی عابد، نفائس اقبال، (مرتبہ شیما مجید) ص ا

۱۰۔ایضاً ص ۱۲

۱۱۔عبدالروف (ڈاکٹر شیخ)، سید عابد علی عابد، شخصیت اور فن، لاہور، بزم اقبال، ۱۹۹۳ء، ص ۴۰۰